جلد ۳۴ | ۹ ماہ وفا ۱۳۲۵ھش | ۹ شعبان سنہ ۱۳۶۵ھ | ۹ جولائی سنہ ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۵۹

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۸ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے سات بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اسہال کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۸ ماہ وفا۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

— افسوس حاجی شیر خان صاحب جو بہت پرانے صحابہ میں سے تھے ۶ جولائی کو سیالکوٹ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۸ کو انکی نعش یہاں لائی گئی۔ جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم کو بوجہ موصی اور صحابی ہونے کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کو بھمبیاں ضلع ہوشیار پور بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

قرآن کریم میں تمام حقیقتیں موجود ہیں

مگر

مسلمان مانتے نہیں

(از ایڈیٹر)

ان دنوں بعض مسلمان اخبارات میں یہ بحث چل رہی ہے۔ کہ "قرآن میں بہت سی حقیقتیں ملتی ہیں یا قرآن میں دنیا بھر کے علوم وفنون موجود ہیں"۔ اس بارے میں ایک اخبار نے اپنا یہ فیصلہ صادر کیا ہے کہ قرآن میں بہت سی کے بجائے تمام حقیقتیں ملتی ہیں۔ اور قرآن میں دُنیا بھر کے علوم وفنون بھی موجود ہیں۔"

لیکن عجیب بات ہے کہ اس سلسلہ میں بلاوجہ بے محل اور خواہ مخواہ یہ لکھ کر اپنے دعوے کی تردید کا آپ سامان مہیا کر دیا ہے۔ کہ

بیسویں صدی کے ہندوستان میں مذہب کے نام پر بہت سی تحریکیں چل رہی ہیں۔ جسے مذہبی نشاۃ ثانیہ یا مذہبی حیات جدید کا نام دیا گیا ہے۔ اور یہ تحریکیں بلاشبہ مستقبل کے لئے نیک فال ہیں۔ انہی تحریکوں میں ایک تحریک قادیانیت کے نام سے مشہور ہے۔ جس کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے۔ کہ اس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم المرسلینی پر ضرب کاری لگائی۔"

ان سطور کا آخری حصہ قابل توجہ ہے۔ اگر یہ محض دعوے ہی دعوے نہیں کہ قرآن میں بہت سی کے بجائے تمام حقیقتیں ملتی ہیں۔ اور یہ صرف رسمی اور نمائشی الفاظ نہیں۔ بلکہ ان میں کچھ حقیقت بھی ہے۔ تو پھر بتایا جائے کہ قرآن کریم میں یہ حقیقت موجود ہے یا نہیں۔ کہ جب دنیا میں ظلمت اور گمراہی پھیل جائے اور ہر طرف ضلالت اور بے دینی کا دور دورہ ہو۔ تو مخلوق کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے خدا تعالیٰ کوئی انتظام فرمایا کرتا ہے۔ اگر ہے اور وہ یہی ہے کہ وہ اپنے کسی مامور اور مرسل کو بھیجتا ہے۔ اس پر اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ اس کے ذریعہ دنیا کو اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ اور حق وصداقت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ پھر سعید الفطرت انسان اپنے خالق ومالک کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرتے۔ اور اس کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جب قرآن کریم میں یہ حقیقت بار بار اور مختلف پیرایوں میں بیان کی گئی ہے۔ اور سابقہ انبیاء کے ذکر میں دہرائی گئی ہے۔ تو پھر غور فرمایا جائے۔ کہ آج جو مسلمان باوجود مصلح اور مامور کی شدید ضرورت کے یہ کہہ رہے ہیں کہ اب اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے لئے اور مسلمانوں کی دینی راہ نمائی کے لئے کسی مامور اور مرسل کا آنا ناممکن ہے کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہو کر خدا تعالیٰ کی اس نعمت کو بند کر دیا ہے۔ وہ قرآن کریم کی اس بہت بڑی حقیقت کا انکار کر رہے۔ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم المرسلینی پر ضرب لگا رہے ہیں۔ یا وہ جن کا عقیدہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں اب بھی منصب نبوت حاصل ہو سکتا ہے۔ اور جو ایمان رکھتے ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں جبکہ اسلام صرف نام کے طور پر اور قرآن صرف رسم کے طور پر رہ گیا۔ خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

پھر غور فرمایئے قرآن کریم میں یہ حقیقت بیان کی گئی ہے یا نہیں کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم دنیا میں وسیع پیمانہ پر اور عالمگیر عذاب اس وقت تک نازل نہیں کیا کرتے۔ جب تک کہ اپنا کوئی رسول مبعوث کرکے اتمام حجت نہ کریں ادھر ساری دنیا ایک عرصہ سے شدید عذاب میں مبتلا ہے یا نہیں۔ اگر فی الواقعہ قرآن میں مذکورہ بالا حقیقت بھی موجود ہے۔ اور دنیا بھی شدید عذاب میں عرصہ سے مبتلا چلی آ رہی ہے۔ تو بتایا جائے وہ رسول کہاں ہے۔ جس کا آنا عذاب کے آنے سے پہلے ضروری ہے۔ اگر اب کوئی رسول آ ہی نہیں سکتا اور رسول کے آنے کا عقیدہ رسول خدا کی ختم المرسلینی پر ضرب کاری لگانا ہے تو پھر قرآن کریم کی یہ حقیقت کس طرح حقیقت رہ گئی۔ کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کیا دنیا میں عذاب آنے بھی بند ہو گئے۔ یہ اور اسی قسم کی اور کئی حقیقتیں قرآن کریم میں ایسی موجود ہیں جن کی مسلمان کہلانے والے اور یہ دعوے کرنے والے کہ "قرآن میں بہت سی نہیں بلکہ تمام حقیقتیں ملتی ہیں"۔ عملی طور پر کھلم کھلا انکار کر رہے ہیں۔ اور اس بارے میں ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ لیکن بحث ومباحثہ کے وقت بڑے زور شور سے یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں تمام کی تمام حقیقتیں موجود ہیں۔ یہ تو صحیح ہے۔ اور کسی مسلمان کو اس میں قطعاً کوئی شک وشبہ نہیں۔ لیکن یہ کہنے والے جب موجودہ زمانہ میں جو گمراہی اور ضلالت میں پہلے زمانوں سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں بھی کسی مامور اور مرسل کے آنے کا انکار کرتے ہیں تو وہ کس

ایڈیٹر:- غلام نبی

عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

جناب مرزا ابوسعید صاحب کے حادثۂ قتل کے متعلق

مجلس خدام الاحمدیہ بنگہ کی قراردادیں

مجلس خدام الاحمدیہ بنگہ کا ایک عام اجلاس مسجد احمدیہ بنگہ میں زیر صدارت صوفی محمد ابراہیم صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق آراء پاس کی گئیں۔

(۱) اس اجلاس کی رائے میں وہ ہولناک واقعہ قتل جس میں ایک سکھ کنسٹیبل نے گولی مار کر مرزا محمد ابوسعید صاحب سپرنٹنڈنٹ ریلوے پولیس پنجاب کو جان بحق کر دیا ہے۔ اس زہریلے اور اشتعال انگیز پراپیگنڈا کا نتیجہ ہے۔ جو ایک عرصہ سے سکھ لیڈر مسلمانوں کے خلاف پبلک تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ کر رہے ہیں۔ (۲) یہ اجلاس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس واقعہ کو منفردانہ حیثیت نہ دے۔ بلکہ سکھوں کی اشتعال انگیز مساعی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس واقعہ کی مکمل طور پر تفتیش کی جائے۔ (۳) یہ اجلاس حکومت پنجاب کو توجہ دلاتا ہے۔ اگر اس قسم کی شرانگیز اور کھلم کھلا امن شکن حرکات کا سدباب نہ کیا گیا۔ تو یہ واقعہ اس صوبہ میں آئندہ بہت سے فسادات کا پیش خیمہ ہوگا۔ (۴) یہ اجلاس مرزا صاحب مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ دعا ہے کہ مرحوم کو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ قرار پایا کہ ریزولیوشن کی نقول ہز ایکسلنسی گورنر بہادر، انسپکٹر جنرل پولیس۔ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان ناظر امور عامہ اور پریس کو بھیجی جائیں۔

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کے ایک عام اجلاس منعقدہ مسجد احمدیہ میں بھی مندرجہ بالا مفہوم کی قراردادیں پاس کی گئی ہیں۔

جماعت احمدیہ سری نگر

۲۸؍جون جماعت احمدیہ سری نگر کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت خواجہ غلام نبی صاحب گلکار منعقد ہوا جس میں چودھری عبد الواحد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر نے مرزا ابوسعید صاحب سپرنٹنڈنٹ ریلوے کے قتل اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج پر روشنی ڈالی اس کے بعد بالاتفاق رائے مندرجہ بالا مضمون کی قراردادیں پاس کی گئیں۔

تقرر امارت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے شیخ نذر محمد صاحب کو ۳۰؍اپریل ۴۷ء تک کے لئے برائے جماعت لائلپور وضلع لائلپور امیر مقرر فرمایا ہے۔ اور چودھری عبد الرحمن صاحب کو اسی میعاد تک نائب امیر منظور فرمایا ہے۔ احباب متعلقہ نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

موضع بہبل چک میں تبلیغی جلسہ

۱۴؍جولائی کو موضع بہبل چک میں ایک تبلیغی جلسہ قرار پایا ہے۔ جس میں مرکز سے مبلغین تشریف لے جائینگے اردگرد کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ خود بھی کثرت سے جلسہ میں شامل ہوں۔ اور اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو بھی تحریک کرکے جلسہ میں اپنے ہمراہ لانے کی کوشش کریں۔

پتہ کراچی ایجنسی

احباب مطلع رہیں۔ کہ کراچی ایجنسی کا پتہ تبدیل ہوگیا ہے۔ نیا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔ احباب نوٹ کرکے فائدہ اٹھائیں:۔ نذیر احمد صاحب نمبر ۱ آغا بلڈنگ بادنس سٹریٹ کراچی ۳

(ناظم تجارت)

جماعت کو پوری طرح قربانی کرنی پڑے گی

فرمایا:۔ ”میں جماعت کے تمام دوستوں کو شہریوں کو بھی گاؤں کے رہنے والوں کو بھی تاجروں کو بھی اور ملازم پیشہ لوگوں کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ انہیں اپنی قربانیوں کا جائزہ لینا چاہیئے۔ اور سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو دیکھتے ہوئے اپنے چندے میں اضافہ کرنا چاہیئے۔“

”میں دیکھتا ہوں کہ ملازم پیشہ لوگ ہر قسم کی تحریکات میں بہت زیادہ حصہ لیتے ہیں مگر تاجر بہت کم حصہ لیتے ہیں۔ الاماشاء اللہ بعض تاجر بے شک بہت بڑی قربانی کر رہے ہیں۔ مگر بالعموم سَو میں سے پانچ تاجر ایسے ہوتے ہیں۔ جو قربانی کرتے اور بچانوے تاجر ایسے ہوتے ہیں۔ جو چندہ تو دیتے ہیں۔ لیکن وہ ہمیشہ یہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ اللہ کا پلہ ہلکا رہے اور ان کا پلہ بھاری رہے۔“

”اسی طرح زمینداروں میں بھی ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو قربانی کرتا اور ایک طبقہ ایسا ہے جو اپنے فرائض سے غافل ہے۔ مگر اب وہ دن آگیا ہے۔ کہ یا تو جماعت کو پوری طرح قربانی کرنی پڑے گی اور یا اس میدان سے اپنے منہ پر کالک لگا کر بھاگنا پڑے گا۔ آخر جو کام روپے سے ہو سکتے ہیں وہ روپے کے بغیر کس طرح ہو سکتے ہیں۔ لوگوں کے لئے بہرحال ضروری ہوگا۔ کہ مالی قربانی کریں اور سلسلہ کے کاموں میں کوئی روک واقع نہ ہونے دیں۔“

ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہے۔ اسے اپنی قربانی کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ اور انہیں اپنے چندوں کو اپنی مالی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے نمایاں اور شاندار اضافہ کرنا چاہیئے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

سالانہ اجتماع ۱۳۲۵ھش —— انتخاب صدر

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال ماہ تبلیغ (فروری) سے شروع ہوتا ہے۔ نئے سال کے صدر کا انتخاب سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ہوا کرتا ہے۔ اس اجتماع (۱۸-۱۹-۲۰ اخاء) کے موقعہ پر بھی حسب دستور ماہ تبلیغ (فروری ۴۷ء) سے شروع ہونے والے سال کے لئے صدر مجلس مرکزیہ کا انتخاب ہوگا۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل طریق مقرر کیا گیا ہے:۔

(۱) مجالس اپنے ہاں اجلاس عام (خدام الاحمدیہ) منعقد کرکے صدر مجلس کے لئے نام منتخب کریں۔ اگر انتخاب کے دوران میں ایک سے زیادہ نام پیش ہوں۔ تو آراء شماری کے بعد جس کے حق میں اکثریت ہو۔ اس کا نام مرکز میں بھجوائیں۔

(۲) ابتدائی طور پر نام بھجوانے کی آخری تاریخ یکم تبوک ۱۳۲۵ھش (ستمبر ۴۶ء) ہے۔

(۳) یکم ستمبر تک جس قدر مختلف نام موصول ہوں گے۔ مجالس کو اس کی اطلاع بذریعہ اخبار یا خطوط کر دی جائے گی۔

(۴) ان ناموں کو مجلس عامہ مقامی کے اجلاس میں بغرض انتخاب پیش کیا جاتا ہے۔ اور پھر جس کے حق میں کثرت رائے ہو۔ اس کے حق میں اجتماع کے موقعہ پر مجلس عامہ عالمگیر میں پیش ہو کر نمائندے رائے دیتے ہیں۔

(۵) انتخاب کے موقعہ پر کسی امیدوار کے حق میں اپنی رائے کے اظہار کا موقعہ بشرط گنجائش وقت دیا جاتا ہے۔

(۶) قومی انتخابات میں جنبہ داری سے کام لینا اور کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف یا اپنے حق میں یا اپنے خلاف اشارۃً یا کنایۃً یا وضاحتاً کسی قسم کا پروپیگنڈا کرنا سخت معیوب ہے۔ اور اسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

(۷) مجالس کے نمائندے انتخاب کے موقعہ پر دلائل سننے کے بعد اپنی رائے تبدیل کر سکتے ہیں۔ اور کسی ایسے خادم کے حق میں بھی رائے دے سکتے ہیں۔ جس کو ان کی مجلس نے منتخب نہیں کیا۔

مجالس ان قواعد کی روشنی میں انتخاب کرکے صدر مجلس کے لئے نام بھجوائیں۔ یکم ستمبر ۴۶ء تک ایسے نام معتمد مجلس مرکزیہ قادیان کے دفتر میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ صدارت کے لئے نام تجویز کرتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھیں کہ وہ خادم جن کا نام صدارت کے لئے تجویز ہوا ہے آئندہ سال قادیان میں رہ سکیں گے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

234

یورپ کی تقلید روحانیت کے لئے پیغام اجل ہے

ایک گزشتہ مضمون میں یہ بتایا جاچکا ہے۔ کہ آجکل کے مسلمانوں کا یہ خیال کہ مسلمان کسی غیر اسلامی حکومت کے زیرسایہ رہ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اسلام غلامی کی حالت کو برداشت نہیں کرتا یقین کے فقدان کا نتیجہ ہے۔ اسی مضمون پر اب مزید روشنی ڈالی جاتی ہے۔

قرآن وحدیث سے ہرگز ثابت نہیں کہ اسلامی انقلابی تحریک ان معنوں میں ہے کہ یہ حکومت پر قابض ہونا چاہتا ہے۔ اور یہ کہ مسلمان کبھی غلام بنکر کسی دوسری حکومت میں نہیں رہ سکتا۔ اور یہی لئے ہندوستان کے مسلمانوں کو تبلیغ اسلام سے پہلے آزادی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ خیال تو ان بہت سے خیالات میں سے ایک ہے جو مغربیت زدہ مسلمانوں نے اپنے دل میں بٹھا رکھے ہیں۔ تا ان کے لئے موجودہ یورپین تہذیب کو اختیار کرنے میں آسانی ہو۔ کیونکہ یہ تہذیب بوجہ دھوکا اور فریب سے پُر ہونے کے ان کو بہت خوبصورت نظر آتی ہے۔ اور اس کی دلفریبی ان کو مجبور کر دیتی ہے کہ وہ اسلام جیسے ضابطہ نظام کو اس گندی تہذیب کے مطابق ڈھال لیں۔ اسلام بھی ہاتھ سے نہ جائے اور مغربیت کے دوراز خلاف اسلام طریقے بھی اپنا لئے جائیں۔ اور اس طرح اس مادیت کے دور میں باقی دنیا کے دوش بدوش سیاسی اور اقتصادی طور پر پہنچنے کا سامان میسر آجائے۔ چنانچہ آجکل کے مسلمان اس منافقانہ روش کو اختیار کرنے کے بعد کامیابیوں کے ہوائی قلعے دماغ میں بناتے ہیں۔ اور خوش ہوتے ہیں۔ کہ رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی۔ لیکن منافق ہمیشہ ناکام ہوتا ہے۔ اپنی دوغلی پالیسی سے اسکو ہمیشہ ذلیل وخوار ہونا پڑتا ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ نہ اپنے رذائل لٹیروں کو احساس برتری سے پُر مغربی اقوام مونہہ لگاتی ہیں۔ اور نہ ان کو خدا کے سامنے سرخروئی حاصل ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے مسلمان ذلیل ہو رہے ہیں۔ اور ہر جگہ دھتکار دیئے جاتے ہیں۔

دوسرے یہ خیال بھی سراسر دھوکا ہے۔ کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد ہم میں اسلامی خصوصیات خود بخود عود کر آئینگی یہ تو دل بہلانے والی بات ہے۔ ورنہ آزادی ملنے کے بعد خلاف احکام اسلام افعال پر دلیری نصیب ہوگی اور جس اسلام کو غلامی کی حالت میں آزادی کی خاطر پس پشت ڈالا تھا۔ اس کو اب طاقت اور حکومت کے دباؤ سے پاسانی پسپا کیا جاسکے گا۔ مغربیت کی تقلید میں اس غیر اسلامی روش پر ترکی مصر اور افغانستان وغیرہ ممالک نے آزادی حاصل کی۔ لیکن ایسی آزادی جس میں دین اور مذہب کی بندشوں سے بھی آزاد ہو گئے۔ باپ کو ایسے بیٹے کی طاقت اور صحت سے کیا خوشی اور واسطہ جو طاقت کے گھمنڈ میں باپ کے مونہہ پر طمانچہ رسید کردے۔ ایسی ناخلف اولاد سے بے اولاد ہونا بھلا۔ اور ایسی آزادی سے جس میں خدا اور رسول سے بے تعلق ہونا پڑے غلامی لاکھ درجہ بہتر۔ کیونکہ خدا حاکموں کا حاکم اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اور کامل قدرت والا ہے۔ وہ اپنے فرمانبردار بندوں کو حاکم بنا سکتا ہے۔ جیسا کہ اس کی گزشتہ سنت سے ظاہر ہے۔ اور اس کی حکومت اصل حکومت ہوگی۔ جس میں اس کی خدائی اور عظمت بدرجہ اولیٰ ظاہر ہوگی اور دنیا امن کا راستہ پالے گی۔

اب تو صورت ہی اور ہے خدا تعالےٰ نے اپنا مامور مبعوث فرما کر بشارت دے چکا ہے۔ کہ اب احمدیت یعنی حقیقی اسلام دنیا پر غلبہ پائے گا۔ اور اتنا غلبہ کہ اس کے مخالف چوڑھے چماروں کی طرح بے حقیقت ہو کر رہ جائیں گے۔ اگر یہ مامور زندہ یقین زندہ ایمان اور زندہ نشان لے کر مبعوث نہ ہوا ہوتا۔ تو دنیا پر مرمٹنے والے کہہ سکتے تھے۔ کہ یہ مذہبی دیوانے مسجد کی روٹیاں توڑنے والے بند حجروں میں بیٹھ کر اپنی زندگی برباد کر رہے ہیں۔ اور اپنی بے عملی کے باوجود خدا پر بھروسہ کئے بیٹھے ہیں۔ کہ وہ ان کو دنیا کی حکمرانی عطا کر دیگا۔ لیکن مسیح محمدی کے ماننے والے وہ ملا نہیں جو دین کے نہ دنیا کے بلکہ یہ مذہبی دیوانے خدا تعالےٰ کے فضل سے وہ جنون اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کہ جس کی نقشہ کشائی تمام عالم کو تہ و بالا کردیگی یہ ہم ہی نہیں کہتے بلکہ اغیار بھی اس کے معترف ہیں۔ اپنے گھروں میں بیٹھ کر دنیا میں ظاہر ہونے والے مختلف تغیرات وانقلابات کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ ہاں خواب غفلت سے بیدار ہو کر دنیوی جاہ وعزت پر جان دینے والے دیکھیں۔ ان کی خوابیدہ آنکھیں انق پر چھائے ہوئے نیر صداقت کی تاب نہ لاسکیں گی۔ دنیا کے مختلف گوشوں میں احمدیت کے سپاہی دنیوی جنگ کے ختم ہونے کے بعد روحانی جنگ کا بگل بجاتے ہوئے جا پہنچے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے خاص تصرف کے ماتحت اس کی مخفی طاقتیں برسرپیکار ہیں۔ اور عنقریب دنیا کی پلٹنے والی ہے۔ اگر یہ تغیر اس طرح بیانگ دہل ہوتا جس طرح دنیوی انقلابات تماشبینوں کے ساتھ رونما ہوتے ہیں۔ تو مادیت کے فرزندان تاریکی اپنے منصوبوں کی کھلی ناکامی پر تاب نہ لاتے ہوئے جان دے دیتے۔ لیکن قدرت نہیں چاہتی۔ کہ ان کا انجام ایسا حسرتناک ہو۔ وہ چاہتی ہے۔ کہ یہ صداقت کے قائل ہو کر ایمان لائیں۔ اور پھر صلحت کریں۔ ہمارے تبدریج اسکے دل مسخر کئے جارہے ہیں۔ غیر معمولی طور پر ذہنی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ اور دل احمدیت کی طرف کھینچے جارہے ہیں۔ اب تو یورپ جیسے گہوارہ مادیت سے بھی لبیک لبیک کی صدائیں آنے لگی ہیں۔ اور چھتی چھتری والے خودی اور خودنمائی کے نشے میں مست رہنے والے مسیح محمدی کے الشیائی خلیفہ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنا تن من دھن سب کچھ اس کے قدموں پر اشاعت اسلام کی خاطر رکھ رہے ہیں۔

مغربیت زدہ مسلمان غور کریں وہ انقلاب اچھا ہے۔ جسمیں تقلید جیسے مکروہ دیوتا کے آگے سر جھکانا پڑے۔ حیا۔ صفا۔ پاکیزگی اور طہارت کو قربان کر کے مغربیت کی گندی فضا میں سانس لے کر روحانی تپدق میں مبتلا ہونا پڑے۔ اور پھر بھی برابری کا شرف میسر آئے۔ کالے اور گورے کی تمیز نہ مٹ سکے۔ اور باوجود آزادی کے سیاہ فام کو کتے سے بدتر سمجھا جائے۔ یا وہ انقلاب اچھا ہے جس میں یورپ کے غرور کو توڑ کر انانیت سے دستبردار کر کے قدرت اہل یورپ کو مسیح محمدی کے خلفاء کے در پر جبیں فرسائی پر مجبور کردے۔ اسلام کے دلربا چہرے پر سوجان سے نثار ہو کر خلیفۂ وقت کے حضور کمال عاجزی اور انکساری سے رعونت وکبر کے مغربی دیوتا قدم بوسی کے لئے جھک جائیں۔ یہ دور کی باتیں نہیں بلکہ اس قدر قریب کی کہ آنکھوں سے مشاہدہ میں آسکتی ہیں۔ اس انقلاب حقیقی کی تخم ریزی ہو چکی ہے۔ یورپ میں نو وارد مبلغین کی معرفت وہاں سے اسلام قبول کرنے والے نومسلموں کے بیعت کے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جو روزنامہ "الفضل" میں چھپتے رہتے ہیں۔ وہ یورپ جو ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتا تھا۔ اور مسلمان جس کی تمدنی اور معاشرتی تقلید کر کے اپنے آپ کو حضور کی غلامی سے علیحدہ کر رہا تھا۔ آج وہی یورپ رفتہ رفتہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو کر اکا شرف حاصل کرتا جارہا ہے حیف ہے اگر مسلمان اب بھی یورپ اور اس کی تہذیب پر رال ٹپکائیں۔ خدا تعالےٰ کی رحمت جوش میں آچکی ہے۔ اور اس نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کو آپ کا مثیل بنا کر کھڑا کیا ہے۔ تا اس مصیبت کے وقت میں مسلمانوں کو خاک سے اٹھا کر ثریا تک پہنچا دے۔ انکے گھر میں چشمہ بہہ رہا ہے۔ اور وہ نادانی سے پانی پانی چیخ رہے ہیں۔ اور پیاس بجھانے کے لئے اس سفاک بے رحم درندہ صفت انسان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ جسکے دل میں ہوس کی آگ سلگ رہی ہے۔ اور جو اپنی جھاگل کے سڑے ہوئے بدبودار پانی میں سے ایک قطرہ دوسرے کو دینے کے لئے تیار نہیں۔ اسلام اس صاف اور مصفا پانی کی طرح ہے۔ جس کے مقابلہ میں یورپین تہذیب زہریلے اور سڑے ہوئے پانی سے بھی بدتر ہے۔ غیر احمدی مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ یورپ کی تقلید چھوڑ کر آزادی اور غلامی کے مسئلہ کو پس پشت ڈالکر خود فرماتے ہیں سب صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے ✽ ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار۔

مسعود احمدی۔ رائے واقف زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان کامیابی

"وفات مسیح کا فتویٰ مصیبت عظمیٰ ہے"

علمائے مصر ازہر کی گھبراہٹ اور پریشانی

(۲)

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مجاہد احمدیت حیفا)

علامہ شلتوت کو نصیحت

علامہ شلتوت کو وفات مسیح علیہ السلام کا صاف صاف اقرار کرنے کی پاداش میں برا بھلا کہنے کے علاوہ ان کو نصیحت کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"الاستاذ شلتوت نے اپنی رائے کے اظہار میں غلطی کی ہے۔ مفتی کو چاہیئے۔ کہ وہ قواعد افتاء اور اصول سے کماحقہ واقف ہو انہیں چاہیئے تھا۔ کہ وہ از روئے علم غور سے دیکھتے۔ اس معاملہ میں جو ان کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ اور وہ مستفتی (فتویٰ دریافت کرنے والا) کے احوال کا خیال رکھتے ہوئے فتویٰ دیتے۔ نیز یہ خیال کرتے کہ اس کے سوال کا مقصد کیا تھا۔ کیونکہ بعض اوقات مفتی کے سامنے ایسا واقعہ پیش کرنے سے یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ اسے فتنہ برپا کرنے میں بطور جواب استعمال کیا جائے۔ اس لئے مفتی کو چاہیئے کہ وہ بیدار اور روشن بصیرت والا ہو۔ اور سوال کے مطابق جواب دے۔ جیسے علماء سابقین کیا کرتے تھے۔"

ذہنی پستی کی افسوسناک مثال

جیسا کہ عاجز سابقہ سطور میں بیان کر چکا ہے۔ کہ یہ فتویٰ ہمارے ایک ہندوستانی احمدی بھائی بابو عبد الکریم صاحب یوسف زئی نے دریافت کیا تھا۔ ان کے متعلق لکھا ہے۔

"ایک ہندوستانی فوجی جو کہ چوبیس گھنٹے موت کے منہ کے سامنے کھڑا ہے اور وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ محتاج ہے۔ کہ وہ احکام توبہ پر عمل کرے اور مظالم سے خلاصی کا طریقہ معلوم کرے۔ اور حقوق اللہ والعباد کا علم حاصل کرے۔ کیونکہ ان حالات میں اسے ان باتوں کی معرفت زیادہ ضروری ہے۔ لیکن اسے کیا سوجھا ہے۔ یہ کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہے یا وفات پا چکے ہیں۔ ؟ وہ آسمان سے نزول فرمائیں گے یا نہیں؟ اسے یہ کیا خیال آیا۔ اور ان سوالات سے اسے کیا تعلق؟ کیا اس نے تمام عقائد سے واقفیت حاصل کر لی ہے۔ اور اس کے لئے سوائے اس عقیدہ کی تحقیق کے کوئی چیز باقی نہیں رہی؟ کیا اس نے ہر واجب علم حاصل کر لیا ہے؟ کیا احکام الصلوٰۃ والصوم کو اس نے معلوم کر لیا اور سمجھ لیا ہے۔ اگر فاضل الاستاذ جلدی نہ کرتے۔ اور ان سوالوں پر غور کرتے تو وہ حقیقی راز معلوم کر لیتے۔ جس کی وجہ سے یہ امر دریافت کیا گیا تھا۔ اور پھر اس کو درست جواب دیتے۔ لیکن علامہ شلتوت نے ان امور پر غور نہ کیا اور جلدی سے جواب دے کر ایک بہت بڑی مصیبت خرید لی ہے"

علامہ شلتوت کے فتویٰ کے خلاف کتاب

علامہ شلتوت نے چونکہ اس فتویٰ کے دینے سے بڑی جرأت اور جسارت سے کام لیا اور علماء کے ڈھول کا پول کھول دیا ہے۔ اس لئے عبد اللہ غماری لکھتے ہیں کہ یہ فتویٰ جامعہ ازہر کے لئے ایک بدنما دھبہ ہے۔ جس نے ازہر کی شہرت وعزت کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اس لئے میں نے اس فتویٰ کے رد میں ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"میں نے مناسب سمجھا۔ کہ میں اس فتویٰ کے غوامض کو ظاہر کروں اور علماء ازہر کے عار کو دور کروں۔ اور دنیائے اسلام کو بتا دوں۔ کہ ازہر ہمیشہ سے دین اسلام کے لئے بطور ایک ملجا و ماویٰ ہے۔ اور اس کا قلعہ حصین ہے اور وہ علم و فضل سے آباد ہے۔ پس میں نے یہ رسالہ تالیف کیا ہے۔ ...... اور اس کا نام میں نے "اقامۃ البرھان علی نزول عیسیٰ فی اخر الزمان" رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ میری اس کوشش کو بارآور بنائے۔ اور ہمارا نام خدام اسلام میں درج ہو۔"

یہ کتاب ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں حیات مسیح ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ چونکہ یہ کتاب نہ صرف علامہ شلتوت بلکہ جامعہ ازہر کے بھی خلاف تھی۔ اس لئے علامہ شلتوت نے دوبارہ میدان تحقیق میں رونما ہو کر اس کتاب اور تمام ان مکتوبات کا جو صحافت مصر میں شائع ہوئے رد کیا ہے۔ علامہ شلتوت کے مضامین اور ان کی تحقیق کا ترجمہ دوسری قسط میں دیا جائیگا۔

ایک اور مخالفانہ مضمون

فی الحال ایک اور مخالف خط کا ترجمہ اختصار سے لکھا جاتا ہے۔ جو محمد اسماعیل اللہ عبد رب النبی "واعظ القاھرۃ" نے "الاسلام" میں شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں علامہ شلتوت پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ ان کو اسماء الرجال اور فن اصول حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے وہ اس فن میں حکم نہیں بن سکتے۔ اگرچہ ان کو دوسرے علوم میں مہارت تامہ حاصل ہے۔ آپ تحریر کرتے ہیں:۔

میں نے فاضل الاستاذ شلتوت کا مقالہ "الرسالۃ" کے نمبر ۶۲ لہ میں دیکھا ہے۔ اگر فاضل الاستاذ اپنے فتویٰ کو مستفتی کی طرف یعنی (مکرم بابو عبد الکریم صاحب) بخصوص خطاب میں ارسال کرتے۔ تو بہتر ہوتا۔ اگر فاضل الاستاذ نے اس رسالہ میں اپنے فتویٰ کو شائع کرانا تھا اور جو علماء تفسیر و حدیث کے دلائل کا ذکر رفع عیسیٰ کے بارے میں کیا تھا۔ تو میری یہ رائے ازراہ انصاف ہے۔ کہ وہ مخالفین کے دلائل کا بھی ذکر کرتے اور پھر وہ اپنی رائے کا اظہار یوں کرتے۔ کہ میں ان علماء جمہور کی رائے کو ارجح خیال کرتا ہوں۔ تو یہ بہت ہی بہتر ہوتا۔ اور اس صورت میں وہ مجرم نہ ہوتے۔ اور یہ ان کے لئے مفید ہوتا۔ اب تو آپ نے اس فتویٰ کو "الرسالۃ" کے صفحات پر اس طریق سے شائع کرایا ہے۔ جیسا کہ ان کی خواہش تھی۔ اور اب پبلک میں یہ بات مشہور ہو چکی ہے۔ اب ہمارا حق ہے کہ اس کی تائید یا مخالفت میں قلم اٹھایا جائے۔ اس لئے فاضل الاستاذ کو اب علماء کی تنقید و تعلیق کے لئے اپنا سینہ وسیع کر لینا چاہیئے۔

پھر لکھتے ہیں:۔

"الاستاذ شلتوت نے احادیث پر بحث کرتے ہوئے ان کو احاد ثابت کیا ہے۔ لیکن استاذ موصوف کو اسماء الرجال اور فن حدیث سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کو اس علم میں کوئی خصوصیت حاصل نہیں ہے۔ اس لئے وہ اس فن میں حکم نہیں بن سکتے۔ اس معاملہ میں ان اصحاب پر اعتماد اور انحصار کیا جا سکتا ہے۔ جن کو علم حدیث اور جرح و تعدیل کے فن میں لگاؤ ہو۔ اگرچہ دوسرے علوم میں الاستاذ شلتوت کو مہارت تامہ حاصل ہے۔ اس لئے حضرت الاستاذ کا فتویٰ معلقۃ فی الھواء ومذبذبۃ بین الارض والسماء کا حکم رکھتا ہے"

جنگ وجدال

میں اس موقعہ پر اس امر کا بھی اظہار کر دیتا ہوں۔ کہ ہمارے پاس ایسی پرائیویٹ اطلاعات موجود ہیں۔ کہ علماء کی ایک مجلس میں اس فتویٰ کے متعلق جب بات چیت شروع ہوئی۔ اور بعض علماء نے اپنی ذاتی رائے کا اظہار کیا۔ تو آپس میں جنگ وجدال کے لئے ایک دوسرے پر کرسیاں اٹھائی گئیں۔ اور انگلیوں کے اشارہ سے ایک دوسرے پر زجر و توبیخ کی بوچھاڑ کی گئی۔ ایک صلح پسند عالم الاستاذ عبد المتعال نے تحریر کیا۔ "الاجدر بنا ترک الاشتغال بمثل ھذہ المسائل" مناسب یہی ہے کہ اس قسم کے مسائل کی بحث کو چھوڑ دیا جائے۔

ایک زمانہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وفات مسیح کے انکشاف کی وجہ سے کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اور حضور کی مخالفت اور عداوت میں آسمان سر پر اٹھا لیا گیا۔ مگر آج یہ زمانہ ہے۔ کہ علماء میں اس مسئلہ کی وجہ سے سخت اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

دوسری قسط میں علامہ شلتوت کے مضمون کے بعض اقتباسات پیش کئے جائیں گے۔ جن میں انہوں نے اسماء الرجال اور علم اصول حدیث کے ذریعہ اپنے فتویٰ کو درست ثابت کیا ہے

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر کو مخاطب کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

احمدیہ مشن کلکتہ کی تبلیغی رپورٹ

درس وتدریس

عرصہ زیر رپورٹ ماہ اپریل و مئی میں اندرون شہر مختلف مراکز قائم کرکے قرآن کریم کا درس دیا گیا۔ چنانچہ لوئر چیت پور روڈ پارک سرکس، ٹیٹاگڑھ اور کالج اسٹریٹ نیز احمدیہ دارالتبلیغ میں قرآن کریم کا درس جاری ہے۔ بفضلہ تعالے ہر مرکز میں احمدیوں وغیر احمدیوں کی معقول تعداد شامل درس ہوتی۔ اور فائدہ اٹھاتی ہے۔ مخالفین نے ہمارے ان درسوں کی رونق کم کرنے کے لئے لوئر چیت پور روڈ میں الگ درس کا انتظام کر رکھا ہے۔ اور عموماً غیر احمدیوں کو ہمارے اجتماعات میں شمولیت سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے تاہم حق پسند اصحاب دلچسپی سے ہماری باتیں سنتے اور سمجھتے ہیں۔ اور احمدیہ نقطۂ نگاہ سے قرآن کریم کی تفسیر سن کر سلسلہ احمدیہ کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

تعلیم وتربیت

خطبات جمعہ کے ذریعہ نیز دیگر اجتماعات میں احباب کرام کی تعلیم وتربیت کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ بعض احباب قرآن کریم ناظرہ اور بعض باترجمہ پڑھ رہے ہیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور اور ایمان افروز خطبات باقاعدہ اینوں ڈیرا یوں تک پہنچائے جاتے ہیں۔ جن کا خاطر خواہ نتیجہ نکل رہا ہے۔ اور وہ وہ لوگ جو مذہبی تعصب کی وجہ سے ہماری باتیں سننے سے گھبراتے ہیں وہ حالات حا... کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تازہ بتازہ ارشادات اور سلسلہ عالیہ کی تعلیمات معلوم کرکے احمدیت کے دلائل و براہین کی قوت و عظمت تسلیم کرنے لگتے ہیں۔

تبلیغی وتنظیمی دورہ

عرصہ زیر رپورٹ میں اڑیسہ کے کچھ علاقہ کا دورہ کیا۔ جہاں جماعت احمدیہ کیرنگ کی تنظیم کی ضرورت تھی۔ نیز ان کی تربیت کے لئے تقریباً پچیس روز وہاں ٹھہر کر روزانہ وعظ و نصیحت اور تعلیم و تلقین کا سلسلہ جاری رکھا۔ مرکز سے وابستگی۔ امام وقت کی کامل اطاعت و فرمانبرداری اور روایات سلسلہ کی عزت و احترام پر زور دیا۔ برادران و خواہران کے مشترکہ جلسوں کے علاوہ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال احمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے علیحدہ علیحدہ اجلاس بلاکر بھی انہیں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی

برہمپور میں تبلیغی لیکچر

اسی سلسلہ میں جماعت ہائے احمدیہ کرڈاپلی وپنکال کا دورہ کیا۔ نیز جماعت احمدیہ کرڈاپلی کے زیر اہتمام ریاست برہمپور کے نوجوان حکمران راجہ صاحب بہادر سے ملاقات کی۔ راجہ صاحب بہادر نے اپنی طرف سے اہل برہمپور کو جلسہ کی دعوت دی۔ اور بنفس نفیس جلسہ کی صدارت فرمائی جس میں خاکسار نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ محاسن اسلام پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ بین الاقوامی اتحاد اور باہمی مناقشات کے ازالہ کا واحد طریق بجز اس کے کوئی نہیں جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ دوران تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور احمدیت کا پیغام بصراحت پیش کیا۔ اور سامعین کو بتلایا کہ اصل اسلام وہ ہے جو احمدیت پیش کرتی ہے۔ اور جس پر کوئی عقلی یا نقلی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

چونکہ راجہ صاحب بہادر اپنی مادری زبان کے علاوہ صرف انگریزی ہی میں گفتگو کر سکتے تھے اس لئے لیکچر کے بعد تقریباً گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ خاکسار سے بزبان انگریزی گفتگو فرماتے رہے۔ آپ نے بہ تاکید فرمایا کہ بار بار برہمپور میں پہنچ کر ایسے لیکچر دئیے جائیں۔ آپ نے میرے تمام رفقاء کا جن کی تعداد چالیس پچاس کے لگ بھگ ہوگی قیام وطعام کا بھی انتظام فرمایا۔ جزاہ اللہ۔

جمشید پور میں لیکچر

مورخہ ۱۶ جون۔ جماعت احمدیہ جمشید پور نے جلسہ سیرۃ النبی کا انتظام کیا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے بھی تقریر فرمائی۔ ہمارے علاوہ ایک غیر احمدی اور ایک ہندو نے بھی تقریر کی۔ ٹاٹا کمپنی کے ایک ممتاز ہندو کارکن نے صدارت کے فرائض انجام دئیے۔ اور عاجز کی تقریر کے متعلق فرمایا کہ ہمارے لئے تو یہ بالکل نئی معلومات ہیں۔ بین الاقوامی خوشگواری کے لئے اس قسم کے لیکچروں کی بہت ضرورت ہے۔

نومبایعین

عرصہ زیر رپورٹ میں چار اصحاب بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

غلہ فنڈ کی فراہمی

جماعت احمدیہ کلکتہ آجکل دیگر مصروفیات کے علاوہ غلہ فنڈ فراہم کر رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر احمدی کو امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق بخشے۔

خاکسار محمد سلیم عفی عنہ انچارج احمدیہ دارالتبلیغ کلکتہ و کیرنگ

تحریک وعدۂ بیعت پر لبیک کہنے والی جماعتوں کی چوتھی فہرست

شروع مارچ میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی کہ ہر بالغ احمدی فرد یہ عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا۔ اور اسی طرح فرمایا تھا کہ جماعتیں بحیثیت جماعت یہ عہد کریں کہ وہ سال میں کم از کم اپنی موجودہ تعداد کے برابر نئے احمدی بنائیں گی۔ اس تحریک کو جاری ہوئے چار ماہ گذر گئے ہیں۔ متعدد مرتبہ جماعتوں کو یاد دہانی کرائی جا چکی ہے۔ لیکن ابھی تک اکثر جماعتوں نے توجہ نہیں کی۔ ۳۰ جون تک ۲۱۰ جماعتوں کے ۴۳۴۳ افراد نے ۵۳۷۹ افراد کو احمدی بنانے کے وعدے بھجوائے ہیں۔ جون میں وعدہ ہائے بیعت صرف مندرجہ ذیل جماعتوں سے وصول ہوئے ہیں۔ بقیہ جماعتوں کو چاہئے کہ جلد از جلد بیعت کے وعدے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیں۔ نیز جن جماعتوں کے وعدے آچکے ہیں انہیں چاہئیے کہ ایسے تمام بالغ افراد سے جنہوں نے ابھی تک بیعت کا عہد نہیں کیا وعدے لے کر جلد بھجوا دیں۔

انچارج دفتر بیعت قادیان

نام جماعت	تعداد وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ بیعت
گورداسپور		
میزان سابقہ	۲۸۳۹	۳۲۳۳
قادیان مسجد فضل	۲۷	۳۴
امرتسر		
ویروال	۳	۳
لاہور		
کھریپڑ	۲۵	۳۰
لاہور گڑھی شاہو	۱۰	۱۳
لاہور چھاؤنی	۱۰	۱۱
سیالکوٹ		
پنڈی بھاگو	۱۰	۱۲
کھٹہروہ	۷	۲۰
کوٹلی پیر نرائن	۶	۶
چھنبیاں	۴	۴
دریووالہ	۲	۲
ڈیریانوالہ	۲۶	۲۶
سرگودھا		
چک ۹۹ شمالی	۸	۹

نام جماعت	تعداد وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ بیعت
چک ۱۷ جنوبی	۲۰	۲۰
مجوکہ	۸	۸
گجرات		
لنگے	۱۲	۱۷
دھیرکے کلاں	۸	۸
چک سکندر	۷	۸
کھاریاں	۱۷	۱۷
ڈنگہ	۶	۶
دودھا والے	۱	۱
دیونا ماجرہ	۸	۸
لائلپور		
گوجرہ قسط ۲	۱۱	۱۱
منٹگمری		
اوکاڑہ قسط ۲	۲	۳
شیخوپورہ		
جمبٹوال	۲	۳
جالندھر		
لنگیری	۱۲	۱۲

نام جماعت	تعداد وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ بیعت
بنگہ	۲۲	۲۳
گوجرانوالہ		
ممیے	۴	۴
تلونڈی کھجوروالی	۱۳	۱۳
ضلع رہتک		
کانور	۶	۶
کشمیر		
سری نگر	۱۲	۱۲
یو۔پی		
صالح نگر	۱۸	۱۸
کانپور	۱۷	۲۱
ساندھن	۳۱	۳۱
جے پور	۱	۴
بہار و اڑیسہ		
رانچی	۶	۶
بھدرک	۸	۸
جمشید پور قسط ۲	۹	۹
۳		

بنگال وآسام بشنوپور ۱۱-۱۲، چاٹگام ۷-۷، مورائل ۱۵-۱۵، رنگپور ۶-۶، کرد[illegible] ۱-۱۶، ۲۵، گھاٹورا ۱۴-۱۴، گالی باندھا ۳-۳، سندھ چک ۲۷، گوٹھ مہر محمد بخش ۹-۹

سکھر [illegible]، جمال پور ۷-۷، [illegible] کھنڈ ۸-۸، محمود آباد فارم ۲۷-۶، مدراس و مالابار کڑالی ۲-۲، متفرق ۳-۳، ۸-۰، پنجاب رجمنٹ ۱۵، ۴-۴، بمبئی بمبئی ۲۲-۲۶

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۹۲۰۷۔ منکہ عقیلہ خاتون زوجہ قریشی قمر احمد صاحب قوم شیخ عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن بریلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی وزنی ۲۰ تولہ اور زیورات نقرئی ۴۰ تولہ اور حال ہی میں سے ایک جائداد ۷۵۰ روپیہ پر فروخت کی ہے جس کی قیمت نقد میرے پاس ہے۔ لیکن جلدی کوئی دوسرا مکان خریدنا چاہتی ہوں۔ اور مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ عقیلہ خاتون بقلم خود۔ گواہ شد۔ قمر احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۹۴۴۳۔ منکہ فتح محمد خان مولوی فاضل ولد مامون خان صاحب راجپوت پیشہ پنشن و زمینداری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۸۹۹ء ساکن جنگن ڈاکخانہ بلال پور ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۳/۴۳/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ اراضی ۶۰ بیگھہ خام قیمتی ایک ہزار آٹھ صد روپیہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۱۲/۸ روپے ماہوار بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر جسقدر میری جائداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ فتح محمد خان مولوی فاضل جنگن۔ گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل خان پسر موصی۔ گواہ شد۔ محمد سعید انسپکٹر بیت المال

نمبر ۹۴۱۴۔ منکہ قریشی قمر احمد ولد حافظ سخاوت حسین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن شہر بریلی صوبہ یو۔ پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۳/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان یک منزلہ پختہ واقعہ محلہ [illegible] واقع [illegible] قیمتی ۳۰۰۰ روپیہ اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو معین نہیں۔ قریباً ساٹھ روپے اوسط پڑ جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد۔ قمر احمد قریشی بٹھیا پیدا ریل بھیت۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ محمد یوسف برادر حقیقی تاجر بوتا۔ بہادر پور بریلی۔

نمبر ۹۴۸۷۔ منکہ مہتاب دین ولد محمد بوٹا قوم بروالا پیشہ چوکیدارہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن داتہ زیدکا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۳/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام مشتمل بر کوٹھڑیاں دو عدد و ایک چھوٹا سا صحن قیمتی ۲۰ روپے مظہر اپنے مکان کی چھت کی لکڑی کا مالک ہے زمین کے مالک زمیندار ہیں۔ اور ان لکڑیوں کی قیمت گو بہت کم ہے۔ لیکن وصیت کی غرض سے مبلغ ۲۰ روپے رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں اور نہ ہی میری کوئی ذاتی آمدنی ہے۔ میرا گزارہ میرے لڑکے کے ذمہ ہے۔ جو میری خدمت کرتا ہے۔ کسی کسی وقت مجھے بطور امداد میرے مہربان تھوڑی بہت نقدی دے دیتے ہیں۔ میں مکان کی قیمت مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز وصیت کرتا ہوں جو بھی مجھے امداد ملے گی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر جسقدر بھی میری جائداد ثابت ہو۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ مہتاب دین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد اسد اللہ خان۔ گواہ شد۔ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ داتہ زیدکا

نمبر ۹۴۶۸۔ منکہ مستری عبد اللہ ولد مستری حیات محمد صاحب قوم احمدی پیشہ ترکھان عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن داتہ زیدکا ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۳/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ میرے پاس نقدہ ۲۵ روپے ہیں۔ جس کا میں واحد مالک ہوں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ میرے پیشہ ترکھانی کی آمد پر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ [illegible] صدر انجمن احمدیہ قادیان [illegible]

عبد اللہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ داتہ زیدکا۔ گواہ شد۔ اسد اللہ خان بقلم خود بیرسٹر ایٹ لاء ٹرنر روڈ لاہور

نمبر ۹۲۲۵۔ منکہ مراد احمد نو مسلم ولد اللہ بخش صاحب قوم احمدی پیشہ واہی عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۰۷ء ساکن پریم کوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۱۲/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان قیمتی ۵۰۰ روپے کا ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ مجھے کاشتکاری سے یک صد روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ میرے مرنے پر جسقدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ مراد احمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ خوشی محمد۔ گواہ شد۔ چودہری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۳۲۰۔ منکہ غلام رحمٰن ولد امیر الدین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت و زراعت عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن بالاش ڈاکخانہ نندی گرام ضلع نواکھالی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک رہائشی مکان جو ۴ گنڈا ہے قیمتی ۴۰۰ روپیہ۔ اسی موضع میں بل کے اندر چار قطعے زرعی زمین ۱۴ گنڈے ۱۰ ایکڑ قیمتی ۵۵۰ روپے (۲) موضع خیر پور کے بل کے اندر دو قطعہ زرعی زمین ۱۴ گنڈا قیمتی ۵۰۰ روپیہ (۳) موضع دل شاد پور کے بل کے اندر دو قطعہ زرعی زمین ۱۴ گنڈا قیمتی ۵۵۰ روپیہ (۴) علاقہ شہر چاٹگام کے محلہ بنگو نا میں ایک رہائشی مکان خام جو ۵ کڑا ہوگی۔ قیمتی ۵۰۰ روپیہ۔ اسکے علاوہ شہر میں محلہ بے نگر کے اندر ایک دکان معہ خام مکان جو دس گنڈا میں ہوگی قیمتی ۱۵۰۰ روپیہ۔ لہٰذا کل ۴۰۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ ۱۴ روپے ماہوار آمد پر ہے میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ غلام رحمٰن موصی گواہ شد۔ سید سعید احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد ایس المعتوز احمدی

نمبر ۹۴۱۴۔ منکہ حمید اللہ عرف ثناء اللہ ولد [illegible] صاحب قوم ترکھان روپل پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن مہدی پور ڈاکخانہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۴۰ کنال بشراکت عنایت اللہ محمد رفیق پسران عطاء اللہ صاحب مرحوم کے ۱/۳ حصہ کا میں مالک ہوں۔ عنایت اللہ محمد رفیق نے نصف جائداد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کردی ہوئی ہے۔ باقی میرا حصہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو معہ الاؤنس ۳۶ روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اراضی مذکورہ کی موجودہ قیمت ۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ تنخواہ کی کمی بیشی کے متعلق اطلاع دیتا رہونگا۔ آئندہ جو جائداد پیدا کرونگا۔ اسکی اطلاع دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد جو قدر جائداد اسکے علاوہ اور ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری بیوی کا حق مہر ۳۰۰ روپیہ مجھ پر قرض ہے وہ اس سے منہا کیا جائے۔

العبد۔ حمید اللہ عرف ثناء اللہ مہدی پور۔ گواہ شد۔ عنایت اللہ۔ گواہ شد۔ چودہری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۳۶۶۔ منکہ محمد اشرف ولد روشن دین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ شجی اعتبار شاہ سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۵/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ والد صاحب مرحوم کیطرف سے ہمیں ایک پختہ دو منزلہ مکان ملا ہے۔ ہم چار بھائی اور دو بہنیں مالک ہیں۔ اس میں سے اپنے حصے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری ماہوار آمد ۲۴ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد۔ محمد اشرف بحرف انگریزی معرفت حاجی کریم بخش اینڈ سنز ٹیلرس دار جلنگ۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ محمد صدیق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ دارجلنگ

نمبر ۹۳۶۹۔ منکہ معین الدین پردھان ولد سراج دین صاحب قوم احمدی پیشہ زمینداری عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن موضع بیلا کوبہ ڈاکخانہ پروشو تو نگر ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۶/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۲۹ بیگھہ اراضی زرعی خاص حقوق قیمتی ۱۲۰۰ روپیہ اور اسی گاؤں میں رہائشی مکان دیوار چوبی چھت ٹین قیمتی ۱۰۰ روپیہ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ محمد معین الدین احمدی۔ گواہ شد شجاعت علی انسپکٹر [illegible]

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۸ جولائی۔ کل رات آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا جلسہ ختم ہو گیا۔ یہ جلسہ دو دن ہوتا رہا۔ اس میں دو قراردادیں منظور کی گئیں۔ پہلی قرارداد کے ذریعے کانگرس کمیٹی کا وہ فیصلہ منظور کر لیا گیا جس میں وزارتی تجاویز کو منظور کیا گیا تھا۔ یہ قرارداد بہت بڑی اکثریت کے ساتھ منظور کی گئی۔ دوسری قرارداد میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کو سول نافرمانی کرنے پر مبارکباد دی گئی۔ اور انہیں اپنی ہمدردی اور حمایت کا یقین دلایا گیا۔

کوئٹہ ۸ جولائی۔ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے جلسہ میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں مسلم لیگ ہائی کمانڈ سے درخواست کی گئی ہے کہ چونکہ وائسرائے کی طرف سے مجوزہ عارضی گورنمنٹ کی تشکیل کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اور اس سے بالکل نئی حالت پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے جلد سے جلد آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا دوبارہ اجلاس بلایا جائے اور اس نئی تازہ صورت حالات پر از سر نو غور کیا جائے۔ اس جلسہ میں مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے رکن قاضی محمد عیسےٰ نے بھی تقریر کی۔

نئی دہلی ۸ جولائی۔ آج صبح مسٹر محمد علی جناح بذریعہ طیارہ حیدرآباد دکن روانہ ہو گئے۔ وہاں آپ ایک ہفتہ ٹھہریں گے۔ اور حضور نظام کے مہمان ہوں گے۔

کراچی ۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ سے راجپوتانہ تک ۲۵۰ میل لمبی ایک سڑک بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ سڑک فوجی لحاظ سے خاص اہمیت رکھے گی۔ اور اس پر ۷۵ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔

نئی دہلی ۸ جولائی۔ اڑیسہ، آسام سندھ کی طرف سے آج دستور ساز اسمبلی کے ممبروں کی نامزدگی کے کاغذات داخل کئے گئے ہیں۔ امید ہے ۱۲ جولائی تک تمام صوبوں سے اس سلسلے میں کاغذات نامزدگی داخل کرا دیئے جائیں گے۔

شیلانگ ۸ جولائی۔ آسام کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ دستور ساز اسمبلی کی سات جنرل سیٹوں میں سے چار اونچی ذات کے ہندوؤں کے لئے مخصوص رکھی جائیں۔ ایک اچھوتوں کی دی جائے۔ اور دو پہاڑی اور میدانی علاقہ کے باشندوں کو۔

احمد آباد ۸ جولائی۔ آج دن بھر امن رہا۔ چنانچہ کچھ علاقوں میں کاروبار شروع ہو گیا ہے مگر کرفیو آرڈر کی پابندیوں میں اب نرمی کر دی گئی ہے۔

بمبئی ۸ جولائی۔ آج صبح اور تیسرے پہر کانگرس ورکنگ کمیٹی کے دو اجلاس منعقد ہوئے ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں لنکا کی انڈین کانگرس کو یقین دلایا گیا ہے کہ تمام ہندوستانیوں کی ہمدردی اس کے ساتھ ہے۔ اور وہ ہر ممکن طریق سے اس کی مدد کریں گے۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جس میں پنڈت نہرو صدر کانگرس اور مسٹر راجگوپال آچاریہ بھی شامل ہیں۔

حیدرآباد ۸ جولائی۔ مملکت آصفیہ میں آئینی اصلاحات رائج کرنے کا جو اعلان کیا گیا تھا اس میں اس امر کا بھی یقین دلایا گیا ہے کہ ریاست کی لیجسلیچر میں تمام طبقوں اور خیالات کے لوگوں کو مناسب نمائندگی دی جائے گی۔

راولپنڈی ۸ جولائی۔ راجہ غضنفر علی خاں نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب اور سرحد جو کچھ حاصل کرنا چاہتے تھے اس سے زیادہ انہیں وزارتی سکیم کے ذریعے مل گیا ہے پاکستان کی اصل روح سکیم میں موجود ہے۔ اسی لئے مسلم لیگ نے اسے منظور کیا ہے۔

لاہور ۸ جولائی۔ حکومت پنجاب نے صوبہ کی صنعتی ترقی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے لالہ بھیم سین سچر اس کے صدر ہوں گے۔

لاہور ۸ جولائی۔ ڈاکخانوں کے ملازمین کی یونین کی شاخ لاہور نے مرکزی یونین سے اپیل کی ہے کہ ڈائرکٹر جنرل کی طرف سے جو وعدے کئے گئے ہیں ان کے پیش نظر عام ہڑتال سردست ملتوی کر دی جائے۔

بمبئی ۸ جولائی۔ ۱۱ جولائی کو بمبئی میں تمام کانگرسی صوبوں کے وزراء تعلیم کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں تعلیم کے لئے ایک مشترکہ پالیسی وضع کی جائے گی۔ گاندھی جی بھی اس کانفرنس میں تقریر کریں گے۔

یروشلم ۷ جولائی۔ برطانوی فوجی افسر کو اطلاع ملی ہے۔ کہ عنقریب تین خفیہ یہودی فوجیں ایسے مقامات پر پہنچ جائیں گی جہاں سے وہ باقاعدہ اپنی تخریبی سرگرمیاں شروع کر سکیں گی۔

شملہ ۷ جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ نے ایک میمورنڈم کے ذریعے واضح کیا ہے۔ کہ صوبہ کی تمام میونسپلٹیوں میں نامزد عنصر ایک چوتھائی سے کسی صورت میں بھی زیادہ نہیں ہونا چاہیئے

لنڈن ۷ جولائی۔ امریکن سفیر نے ایک بیان میں کہا کہ امریکہ نے ہندوستان کے لئے گندم کا جو کوٹا منظور کیا ہے۔ وہ اسے بہرحال دیگا خواہ امریکی گندم کی مارکیٹ میں کچھ بھی قیمت ہو جائے۔ گو قیمت کی تیز رفتاری کی وجہ سے امریکن گورنمنٹ نے فی الحال گندم کی خرید بند کر دی ہے۔ لیکن اس کے پاس اتنا سٹاک موجود ہے۔ جس سے وہ اپنے وعدہ کو پورا کر سکے

ڈبلن ۷ جولائی۔ کل ۱۵ سول نافرمانی کرنے والے ہندوستانیوں کو قید بامشقت کی سزا دینے کا حکم دیدیا گیا ہے ان میں چار عورتیں بھی شامل ہیں۔ انہیں چھ ہفتوں سے لیکر چار ہفتوں تک کی سزا ملی ہے

لندن ۷ جولائی۔ ہٹلر کی طوفانی فوج کے سات سپاہیوں نے نیورم برگ میں اتحادی ججوں اور سرکاری وکیلوں کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن بروقت سازش کا انکشاف ہو جانے کی وجہ سے وہ اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے۔

لاہور ۷ جولائی۔ توقع ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگرس جولائی کے دوسرے یا تیسرے ہفتے پھر کشمیر جائیں گے اور راستہ میں کچھ عرصے کے لئے لاہور بھی ٹھہریں گے

روم ۷ جولائی۔ اٹلی کے سابق ڈکٹیٹر مسولینی کی بیوی آجکل نیپلز کے نزدیک ایک جزیرہ میں نظر بند ہے۔ اب حکومت اٹلی نے اس کی رہائی کا حکم دیدیا ہے مسولینی کی لڑکی اور کاؤنٹ چیانو کی بیوی کو بھی رہا کر دیا جائے گا۔